شاعری

آدھا پاگل

احمد ستی

آدھا پاگل کر ڈالا ہے آدھا پاگل کر ڈالو گی
ضد سے اپنی ضدی لڑکی پورا پاگل کر ڈالو گی

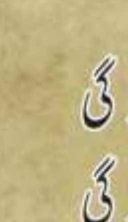

آواز پبلی کیشنز
0333-5577993
Awazpublication@gmail.com
978-969-7836-06-8
قیمت:-/300

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

آدھا پاگل

احمد ستی

آدھا پاگل

احمد ستی

Crazy Fans of Novels

کوئی اردو بولتا ہے، کوئی عربی، کوئی فارسی بولتا ہے
میری زبان شاعری ہے، میں شاعری بولتا ہوں

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	آدھا پاگل
شاعر	:	احمد ستی
کمپوزر	:	محمد عمران انجم(+92 300 527 3145)
تعداد کتب	:	1000
موسم اشاعت	:	جنوری 2019
ناشر	:	آواز پبلی کیشنز
ملنے کا پتہ	:	کمیٹی چوک راولپنڈی
قیمت	:	RS : 500/00

احمد ستی

+92 333 547 2609, +92 310 547 2609

+92 333 547 2609

Ahmed Satti Poetry

انتساب

پیارے امی ابو

کے

نام

جن کی دعاؤں کے سہارے

میں یہاں تک پہنچا۔

میرے شعر، مِری غزلیں، مِری نظمیں اور یہ انتساب
اُس شخص کے نام میں جس کا نام بھی نہیں لے سکتا

میں تو سہہ جاؤں مگر میری ماں زندہ ہے
لوگو ابھی سنگسار نہ کرو خدارا مجھ کو

01۔	حرفِ آغاز	احمد ستی
02۔	محبتوں کا شاعر	محمود الحسن (ڈپٹی ڈائریکٹر FIA)
03۔	کرنِ نَو	محمد عمران انجم

فہرست

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
01۔	حمد باری تعالیٰ		23
02۔	نعت رسول پاک ﷺ		24
03۔	وہ شخص مجھے پیارا ہے اُسے کہنا		25
04۔	آدھا پاگل کر ڈالا ہے آدھا پاگل کر ڈالو گی		26
05۔	دل اُس سے ناراض نہیں ہے	(نظم)	27
06۔	عشق ترانہ	(نظم)	29
07۔	اُس چہرے کی پھول سے مماثلت ہم بتاتے ہیں		31
08۔	گلی میں بچوں سے میرا نام پوچھتے ہو خیر ہے نا		32
09۔	کوئی اچھوتا کام نہ کر دے		33
10۔	ماں میرے زخموں پر دُعاؤں کا مرہم کر دو		34
11۔	چھوٹے موٹے اندیشے دل سے نکال دیتا ہوں		35
12۔	خون سے لکھا ہے	(نظم)	36
13۔	ہم جیسوں کو کب وہ پیار دیتا ہے		37
14۔	دل دریدہ پیرہن بوسیدہ آنکھیں اُداس		38
15۔	میری سانسوں کو محسوس کرو میری آنکھوں کو تم پڑھا کرو		39
16۔	میرا حق	(نظم)	40
17۔	کچی دیوار ہے زندگی اپنی		41
18۔	بال کھلے تھے ہنستی لڑکی کے		50
19۔	نظریہ	(نظم)	51

20۔	ظلم کی انتہا ہے صاحب	53
21۔	حصولِ جنت کا ایک یہ بھی انداز ہے	55
22۔	میں ہوں تو ہے اور اندھیری رات ہے	56
23۔	آ ملیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر	57
24۔	کم ظرف کور ہنما کیوں مانوں سُخن کا خدا کیوں سمجھوں	58
25۔	خیال اور خواب ایک جیسے ہیں	59
26۔	زلف کوئی لہرائی ہمیں لگا کہ تم ہو	60
27۔	پاس رکھو مشورے اے سخن کے ناخداؤ	62
28۔	آدھی بات بتانا پڑ گئی	63
29۔	لگا کر آگ وہ مجھ کو تڑپتا چھوڑ دیتا ہے	64
30۔	اندازِ میر کہاں سے لاؤں	65
31۔	وہ چہرہ ہے مہتاب ہو جیسے	66
32۔	مجھ پر تنقید حسد ہے تیرا فتنہ ہے	68
33۔	آدھی بات بتائی تھی میں نے	69
34۔	ہر موڑ پر اتنی دلدل کیوں ہے	70
35۔	پیار آج نہیں تو کل بھی ہو سکتا ہے	71
36۔	زندگی گزاری ہے تبصرہ ممکن نہیں	72
37۔	اجڑے اجڑے سے کیوں ہیں شجر سوچا جائے	73
38۔	الجھن دل کی بڑھ جاتی ہے	74
39۔	ماں تیری دعاؤں سے پھل پڑا ہے	75
40۔	خط (نظم)	76
41۔	اُس گلی کی ہوا آئی بے درد	77

42-	اندھیری رات میں تارے گنتا رہتا ہوں		78
43-	غنیمت	(نظم)	79
44-	قلب و جگر جل جائے گر قلم رُک جائے		80
45-	یقیناً وہ ہوگا میرے خدوخال سے واقف		81
46-	تُو ہے پھول پنکھڑیاں ہیں لب تیرے		83
47-	جب اُس کے انداز نرالے ہو گئے		84
48-	خوش بختی	(نظم)	85
49-	چاندنی رات	(نظم)	86
50-	خونِ دل کی کچھ بوندیں درکار ہوتی ہیں		88
51-	قبضہ	(نظم)	89
52-	نرم و نازک سا میرؔ کے خیال کی طرح تھا		91
53-	تلخ یادوں کا بلوہ ہے، غم کے طوفانوں کا حملہ ہے		92
54-	سوچتی ہوں	(نظم)	93
55-	چلتے رہنا تو زندگی کی شرط ہے مگر		95
56-	میڈم	(نظم)	96
57-	محبت میں تیرے در تک آ گئے ہیں		97
58-	جو اُن سے ہوئیں باتیں کیا پوچھتے ہو		98
59-	اس قدر عزت ہے دل میں مدمقابل شخص کی		99
60-	ہم نے یہ گناہ بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی		100
61-	سنا ہے سانپ کو چڑیوں نے کھا لیا		101
62-	بے وفا پنگا نہ لینا اس دل دریدہ شخص سے		102
63-	شکایت	(نظم)	103

64۔	جذبہ	(نظم)	104
65۔	پانامہ	(نظم)	105
66۔	معرکہ	(نظم)	106
67۔	برما	(نظم)	107
68۔	بیٹی	(نظم)	108
69۔	ڈائری	(نظم)	109
70۔	وچھوڑے میں بھی حاصل مزہ اک خاص رہتا ہے		110
71۔	جب کبھی زخم گہرے لگتے ہیں تو شعر لکھتے ہیں		111
72۔	رات ہے اندھیری زلف سی اور میں جنگل میں ہوں		112
73۔	غمِ جاناں غمِ ہجراں میں روتا ہوں روزانہ		113
74۔	بیتے دنوں کوئی سینے سے لگایا کرتا تھا		114
75۔	تحفتاً جو کسی نے ہم کو دیئے آنسو		115
76۔	مجھ سے میرے بارے سوال کرتا تھا		116
77۔	وہ جسے حوصلے پر مان بہت تھا		117
78۔	میرے گُل بدن کی بڑی نشانی لوگو		119
79۔	آندھی کی طرح تھا، تھا میں طوفان کی طرح		121

حرفِ آغاز

میں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے شاعری کا ہنر عطا کیا۔ دُعا ہے رب کریم سے کہ وہ میرے اس کام میں خوب خوب برکت ڈالے۔ اور میری شاعری ہمیشہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی شاعری ہو۔ آمین

اللہ اپنے پیارے نبی پاک حضرت محمد ﷺ کے صدقے میرے اس کام کا صلہ دنیا اور آخرت میں مجھے عطا فرمائے اور میرا ایمان سلامت رکھے۔ وہ لوگ جو آزادی تحریر و تقریر کا مطالبہ کرتے ہیں وہ در حقیقت بارودی سرنگوں سے بھرے علاقے میں قدم رکھنے کی جسارت کرتے ہیں۔ انہیں یہ ہرگز معلوم نہیں ہوتا کہ کب ان کے پیر کسی بارودی سرنگ سے ٹکرا جائیں گے اور وہ بھی صاحبان اِقتدار کی نظر میں آجائیں اور یوں غریبوں کی آزادی کی جنگ لڑنے والا خود قید ہو جائے یا مارا جائے۔

عوام ہی کا مقدر غربت و افلاس اور توہین آمیز زندگی کیوں ہو؟ جو یہ سوال اٹھاتے ہیں وہ غدار دشمن کے ایجنٹ اور بکے ہوئے لوگ کہلاتے ہیں۔

حالانکہ وہ یہ آواز اپنے لئے نہیں بلکہ غریبوں، محکوموں اور مظلوموں کے لئے بلند کرتے ہیں۔

دنیا کے ایک عظیم تخلیق کار مصنف الیاس کانتی نے ایک جملہ جیل کی دیواروں میں قید تنہائی کاٹتے ہوئے لکھا۔

وہ لکھتا ہے۔ "وہ لوگ جو اپنے گھروں اور اداروں میں محفوظ ہوں اور جو چین آرام سے عیش کی زندگی گزار رہے ہوں۔ وہ جب اپنے بہرے کانوں سے کچھ لوگوں کی فریاد سنیں اور تہیہ کر چکے ہوں کہ انہیں کچھ نہیں سننا، کیا ایسے لوگوں سے سنگدل اور سفاک کوئی ہو سکتا ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ آج مظلوم کشمیریوں اور فلسطینیوں کی آواز سننے کو کوئی تیار نہیں ہے۔

ہم سب کو رنگ، نسل اور مذہب سے ہٹ کر تمام لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیے کیونکہ بھلائی پلٹ کر آپ کے پاس واپس ضرور آتی ہے۔

اللہ کی تقسیم ہمیشہ خوبصورت ہوتی ہے۔ اس پر سب لوگ راضی ہوتے ہیں۔ مگر پوری دنیا میں جب حکمران اپنی مرضی کا بجٹ بنا کر یہ کہتے ہیں کہ غربت ہو یا امیری قسمت کی بات ہے تو غریب کی روح تڑپ اٹھتی ہے اور شدید احتجاج کرتی ہے۔

ذرا سوچیئے اس وقت دنیا میں جتنی دولت کھیل، جنگ اور امراء کی عیاشی میں لگائی جاتی ہے اس سے کتنے غریبوں کے لئے چھت، تعلیم، صحت اور روٹی کا بندوبست کیا جا سکتا ہے۔

آج کے معاشرے میں کچھ طبقات کو کچھ طبقات پر اتنی فوقیت دراصل معاشی دہشت گردی کہلاتی ہے۔

اسلام میں رزقِ حلال کمانے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اگر ہر انسان لقمہِ حلال کھائے تو دنیا میں کس چیز کی کمی ہے مسئلہ فقط یہ ہے کہ ہم دوسروں کا حق کھا جاتے ہیں اور یوں کچھ طبقات بھوکے ننگے رہ جاتے ہیں۔

یاد رہے روزِ محشر ہمیں اس بات کا حساب ضرور دینا پڑے گا۔

دنیا میں اگر کم سے کم تنخواہ کی حد مقرر ہے تو زیادہ سے زیادہ کی حد بھی مقرر ہونی چاہیئے۔ تاکہ معاشرے میں مساوات برقرار رہے۔

کاش میری اس دنیا میں غریب اور امیر کا کھانا ایک جیسا نہ سہی مگر سکول اور ہسپتال تو ایک جیسے ہوں۔

کیونکہ علم اور بیماریاں تو ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔

تمام بچے ایک جیسا قاعدہ پڑھتے تو پھر امیر امیر تر اور غریب غریب ترین نہ ہوتا۔ جو جتنی محنت کرتا ہے اُسے اس کا صلہ مل جاتا ہے۔

بحثیت قوم ہمارا المیہ یہ بھی ہے کہ ہمارا نوجوان ساری توانائیاں آپس کی نفرتوں اور دوسرے کو گرا کر راستہ بنانے میں لگا دیتا ہے۔ ہم یہ تفریق نہیں کرتے کہ راستہ بنانے اور کسی کو گرا کر راستہ بنانے میں فرق ہوتا ہے۔ کاش ہم اپنی تمام صلاحیتیں کسی بڑے مقصد کی خاطر لڑنے میں لگاتے تو آج دنیا میں نیکی برائی پر حاوی ہوتی۔

افسوس کچھ لوگ عمر بھر غریبوں کو لُوٹتے ہیں پھر لوٹی ہوئی دولت میں سے ہی تھوڑی سی خیرات کر کے ثواب کمانے اور پاپ مٹانے کی سعی کرتے ہیں۔

ہماری پُر سکون اور خاموش راتیں پاک فوج کے عظیم جوانوں کے رتجگوں ہی کی مرہونِ منت ہیں۔ وطن سے محبت ایمان کی نشانی ہے۔ پاکستان ہمارے لئے ماں کی گود کی مانند ہے۔ حالات کیسے بھی ہوں ہم پاک فوج کے ساتھ کھڑے تھے، ہیں اور رہیں گے۔ ان شاء اللہ

مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ میں اپنی شاعری میں کہہ چکا ہوں مگر پھر بھی اس راستے میں حوصلہ بڑھانے والوں کا ذکر نہ کیا جائے تو زیادتی ہو گی۔

سب سے پہلے میں اپنے والدین اور اساتذہ کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ہر قدم مجھے حوصلہ دیا اور دعاؤں سے نوازا اور یوں دنیائے ادب میں مجھ جیسا کھوٹا سکہ بھی چل پڑا ہے۔

اپنے پیارے بھائیوں افتخار حسین ستی، ممتاز احمد ستی اور بلال احمد ستی کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ہر قدم پر میرے لئے دعا کی اور مدد کی۔ اپنے شہزادوں محمد ولید ستی اور محمد حدید ستی کا شکریہ۔

میرے بڑے بھائی (کزن) نصیر احمد ستی جو ایک خوبصورت اور بے باک کالم نگار ہیں اُن کا شکریہ کہ وہ ہر موڑ پر میری رہنمائی کرتے رہے۔

اپنے پیارے دوست اور بھائی محمود الحسن صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے بہت حوصلہ افزائی کی اور مجھ ناچیز کے لئے میری کتاب پر رائے بھی دی۔

عظیم شاعر جناب جاوید احمد صاحب پروفیسر حبیب گوہر صاحب اور نوجوان شاعر بھائی نوید ملک کی محبتوں اور حوصلہ افزائی کا شکریہ۔

میں میڈیا کی ایک خوبصورت آواز وائس آف امریکہ کی اینکر محترمہ شہناز عزیز کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے عالمی سطح پر اپنے پروگرام میں متعارف کروایا اور میری خود اعتمادی میں اتنا اضافہ ہوا کہ میں بہت تیزی کے ساتھ آگے کی جانب چل پڑا اور مجھے سامعین کی محبتیں اور دعائیں نصیب ہوئیں۔

ایف ایم ریڈیو کراچی کی ایک منفرد آواز اسلم بھائی آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اتنی عزت دی اور میری شاعری کو لوگوں تک پہنچایا۔

کاشف جاوید ستی (جنرل سیکرٹری گارڈین آف ستی) میرا دوست چھوٹا بھائی جس نے مجھے ہر قدم پر نہ

صرف حوصلہ دیا بلکہ اتنی ہمت بڑھائی کہ میں اس سفر میں تیزی کے ساتھ چلنے لگا۔ ناصر نذیر ستی کا شکریہ کہ حوصلہ دیا اور دعاؤں سے نوازا۔ عثمان ستی (ایڈوکیٹ) پیارا بھائی جس نے میری بہت حوصلہ افزائی کی۔

محمد عمران انجم میرا بھائی جس کی محنتوں سے آج میں یہاں تک پہنچا ہوں۔ ایک بہت عظیم انسان جس نے میری کتاب کو بڑی محبت کے ساتھ کمپوز کیا اور اِس کے ساتھ ساتھ مجھے حوصلہ بھی دیا۔ مجھے آپ سے بہت مدد ملی میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ پیارا بھائی حبیب طالب نوجوان شاعر دعاؤں اور حوصلہ افزائی کا شکریہ۔ میں اس سفر میں قاری ظہیر احمد ستی صاحب کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ نوجوان شاعر نوید فدا ستی، محسن ظفر ستی، عبد الرحمٰن واصف، عبد اللہ کمال راجہ، مطیع احمد مجتبیٰ، حسن ظہیر راجہ، صغیر احمد راجہ، عدنان غضنفر، ندیم الیاس ستی، رحیم قاسم ستی (اسامہ ستی)، جہانگیر اختر، یاسر ستی، توقیر ظفر ستی، تیمور اختر، یاسر الیاس ستی، عقیل اختر ستی (ایڈوکیٹ)، عابد محمود ہاشمی، مہتاب ستی، حسن فرزوق، صابر صدیقی، ناظر حمید، قمر عباس، سہیل ستی، زائد اختر ستی (ایڈوکیٹ)، امین سفیر کی محبتوں کا شکریہ۔ اور جناب ایوب فاروقی صاحب کے لئے دعا اللہ تعالیٰ اُن کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

مجھے اپنے پیارے بھائی اور ایک عظیم شاعر لیفٹینٹ سیف اللہ (حقیر بسمل) کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھے بہت حوصلہ دیا اور دعاؤں میں یاد رکھا۔ مشاعروں اور سوشل میڈیا کے اپنے چاہنے والوں سے دعاؤں کا طلب گار ہوں اور اتنی بے پناہ محبتوں کے لئے شکر گزار ہوں۔ میں خوبصورت مدھر آواز کے حامل سنگر ایم۔ اے دیپک کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری غزلوں کو اپنی آواز کے جادو سے امر کر دیا۔ آخر میں سب چاہنے والوں سے دعاؤں کا طلب گار ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ میری شاعری دِلوں میں اتر جانے والی شاعری بن جائے۔

احمد ستی

محبتوں کا شاعر

جس طرح خوشبو کو قید نہیں کیا جا سکتا بالکل اسی طرح اچھی شاعری بھی اپنا راستہ خود بناتی ہے۔ شاعری کی دنیا میں ایک نئی آواز جو دِلوں کو چھو لیتی ہے اور خاص طور پر نوجوانوں میں بہت پسند کی جانے لگی ہے۔ احمد ستی کی شاعری میں جو سلجھاؤ صفائی اور درد کے ساتھ ساتھ رومان پایا جاتا ہے وہ بہت منفرد ہے۔ احمد ستی کی شاعری دلوں میں اتر جانے والی شاعری ہے۔ احمد ستی ایک حساس اور درد مند شاعر ہونے کے ناطے معاشرے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ اُسے ظلم زیادتی اور معاشرے میں پائی جانے والی نا ہمواری ہمیشہ بے چین رکھتی ہے۔

احمد ستی کے اندر میں نے غریب سے محبت پاکستان سے محبت اور اسلام کے ساتھ محبت کا جذبہ دیکھا ہے۔ شاعری کے علاوہ ہمارا ایک اور گہرا تعلق یہ بھی ہے کہ ہم ایک فلاحی تنظیم (**گارڈین آف ستی**) میں اکٹھے کام کرتے ہیں۔ (**گارڈین آف ستی**) کی بنیاد میں نے اس جذبے کے تحت رکھی تھی کہ لوگوں میں نیکی اور دوسروں کی خدمت کا جذبہ بیدار کیا جائے۔

اور نوجوانوں کو یہ شعور دیا جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں۔ جو ملک و قوم کے لئے فائدہ مند ہوں اور معاشرے میں مثبت اثرات مرتب ہوں۔

ہمارا سلوگن ہے۔ "خود کو بدلو زمانہ بدل جائے گا۔"

ہم چاہتے ہیں کہ نیکی کو اتنا پھیلا دو کہ نیکی بُرائی پر حاوی ہو جائے۔

(**گارڈین آف ستی**) کی ٹیم جب کبھی وطن عزیز کے کسی حصے میں شجر کاری مہم پر ہوتی ہے تو سفر کے دوران اور دورانِ مہم احمد ستی کی خوبصورت شاعری سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملتا ہے۔ احمد ستی کو اللہ نے شاعری کا تحفہ دے کر خوب نوازا ہے۔

احمد ستی کی شہرہ آفاق غزل جو احمد ستی کا شناختی کارڈ بن چکی ہے اور جو مجھے بھی بہت پسند ہے۔

وہ شخص مجھے پیارا ہے اُسے کہنا

اس غزل کی وجہ سے نہ صرف سوشل میڈیا پر شاعری کے لاکھوں دیوانوں نے احمد ستی کو داد دی ہے۔

بلکہ پاکستانی ایف ایم ریڈیو اور انڈین ایف ایم ریڈیو پر بھی مختلف پروگراموں میں مختلف آوازوں میں اسے پڑھا گیا ہے۔ جب کبھی احمد ستی اپنی یہ غزل ترنم کے ساتھ سناتے ہیں تو مزہ آجاتا ہے۔ یہ غزل ایک نئے لکھنے والے کی پہچان بنی اور عالمی میڈیا ریڈیو وائس آف امریکہ پر احمد ستی کی رسائی کا باعث بھی بنی۔

اس کے علاوہ ایک اور غزل جو بہت مشہور ہوئی۔

ے آدھا پاگل کر ڈالا ہے۔

اس غزل کو ایک خوب صورت سنگر ایم۔ اے دیپک نے اپنی خوبصورت آواز میں گایا تو بہت پسند کی گئی۔ احمد ستی کے شعری مجموعہ (آدھا پاگل) میں بہت سی نئی شاعری قارئین کو پڑھنے کو ملے گی جو ان سے پوشیدہ تھی۔ اس کتاب میں شامل ایک نئی غزل

ے گلی میں بچوں سے میرا نام پوچھتے ہو خیر ہے نا

آنے والے دنوں میں لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک نظم جو پڑھنے والوں کو بہت دلچسپ لگے گی اور میرے خیال میں یہ نظم محبت کرنے والوں کے لئے (عشق ترانہ) بنے گی۔

ے دل اس سے ناراض نہیں ہے۔

ان شاء اللہ بہت جلد احمد ستی کی چند غزلیں آپ خوب صورت آوازوں میں سنیں گے۔ اور پسند بھی کریں گے۔ ستی قبیلہ ایک جنگجو قبیلہ مانا جاتا ہے اس میں بہت عظیم لوگ پیدا ہوئے عظیم جرنیل، ڈاکٹر، انجینئر، عالم، وزیر اور مشیر موجود تھے مگر ادبی سطح پر خاص طور پر شاعری کے میدان میں بہت تشنگی محسوس ہو رہی تھی اللہ کا شکر ہے کہ ایک خوبصورت آواز احمد ستی کی صورت میں نمودار ہوئی ہے میں دعا گوہ ہوں کہ اللہ احمد ستی کو شاعری کے میدان میں کامیابیوں سے نوازے۔

اور احمد ستی اسی طرح اپنے قلم سے خوبصورت اور منفرد شاعری تخلیق کرتے رہیں۔

مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ بہت جلد یہ آواز جہاں جہاں اردو بولنے والے لوگ موجود ہوں گے وہاں پڑھی اور سنی جائے گی۔

احمد ستی کا ایک شعر ہے۔

ے کوئی اور دو بولتا ہے کوئی عربی کوئی فارسی بولتا ہے
میری زبان شاعری ہے میں شاعری بولتا ہوں

واقعی آپ احمد ستی سے بات کریں تو محسوس ہو گا کہ وہ مصرعوں کے ذریعے بات سمجھانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ اللہ اس نوجوان شاعر کو بہت جلد کامیابیوں سے نوازے گا۔ ان شاءاللہ۔

ے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

ڈپٹی ڈائریکٹر (FIA)
محمود الحسن
اسلام آباد

کرنِ نو

احمد ستی شاعری کی دنیامیں ایک نیانام۔ تیزی سے ابھرتاہوانوجوان شاعر، ایک نئی آواز جو بہت سے دِلوں میں اپنی جگہ بناچکی ہے۔ اپنے کلام میں سے ابھی چند غزلیں ہی سناکر احمد ستی نے بہت سے لوگوں کو اپناگرویدہ بنارکھاہے۔ احمد ستی کہنے سننے میں ایک نام۔ لیکن دوستی میں ایک عظیم انسان، ملنسار، عاجز اور بغیر کسی مروّت کے آسان الفاظ میں کلام کرنے والادوست۔ احمد ستی ایک ایسادوست جو بہت پہلے ملااور پھر ملتے ہی چلاگیا۔ ہماری دوستی گہری سے گہری ہوتی چلی گئی۔ زمانہ طالب علمی سے ہی ان کا شاعری کے ساتھ خاص لگاؤ ہوتاتھا۔ شعروں کو ترنم سے پڑھنااور یاد کرناان کو بچپن سے پسند ہے۔ سکول، کالج میں مشاعرے پڑھنااور انعامات حاصل کرنااحمد ستی صاحب کاخاصارہاہے۔

تقریباً سبھی دوست ان کے بارے میں یہی رائے رکھتے تھے کہ ایک دن احمد ستی شاعری کی دنیا میں ایک نام بنائیں گے۔ میٹرک کے امتحانات پاس کرنے تک احمد ستی صاحب میں شاعری کی سوجھ بوجھ بہت حد تک بڑھ چکی تھی اور اُن کے کلام میں ایک خاص بات پائی جانے لگی تھی۔ اب ان کاایک الگ رنگ دِکھنے لگاتھا۔ احمد ستی جب بھی کوئی نیاکلام لکھتے توسب دوستوں کو محفل میں سناتے۔ یوں ہم سب نے ان پہ بہت زور دیاکہ آپ میں ودیعت خداوندی سے شاعری کاوصف پایاجاتاہے، آپ اپنے جذبات کاشاعری کی زبان میں اظہار جاری رکھیں۔ اگرچہ احمد ستی صاحب نے یہ کام بہت سست روی سے کیالیکن پھر بھی اپنے کام میں ایک خاص رنگ اور ایک خاص چھاپ کے ساتھ جاری رکھا۔

بلاآخر آج ایک ایسادن آن پہنچاکہ ہمارے عزیز دوست کی کتاب **(آدھاپاگل)** آنے والی ہے۔ خاکساری اس قدر کہ کلام میں بھی اپنی عاجزی کااظہار برملاملتاہے۔ جیسے کہ انھی کے کلام سے ایک شعر ہے

اندازِ میرؔ کہاں سے لاؤں
خدائے سخن نہیں احمد ستی ہوں میں

احمد ستی صاحب کے کلام میں ملکی وقومی اور اسلامی محبت والہانہ ملتی ہے۔ غریبوں کااحساس اور محبت احمد ستی میں بھری ہوئی ملتی ہے۔ اتنی پذیرائی اور شہرت کے بعد بھی احمد ستی صاحب اپنے حلقہ

احباب میں بہت عاجزی سے ملتے اور پیش آتے ہیں۔ احمد ستی صاحب رومانوی شاعری میں بھی ایک سنگِ میل طے کر چکے ہیں ان کی شاعری محبت کرنے والوں میں پسند اور نجی محفلوں میں پڑھ کے خوشی محسوس کی جاتی ہے۔ فانی تو انسان خود بھی ہے لیکن مجھے یقین ہے احمد ستی صاحب کی شاعری بہت دیر تک دل والوں کے دل و دماغ میں زندہ رہے گی۔

حقیقی اور معاشرتی پہلوؤں کو گھیرتی ہوئی شاعری اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک شاعر اپنے معاشرے کے ارتقاء اور اس کے بدلتے تقاضوں سے روشناس نہ ہو۔ جیسے ایک تتلی باغ میں پھولوں کو کشید کر شہد بنانے میں مصروف ہوتی ہے بالکل ایسے ہی احمد ستی معاشرے اور لوگوں کے رویوں کو کشید کر شیریں زبان میں محبت کی شاعری کرتے ہیں۔

نپے تُلے اور مہذب انداز میں اظہارِ محبت اور شاعری کرنا احمد ستی ہی کا خاصا ہے۔ احمد ستی کی شاعری میں دل والوں کے لئے بیش بہا موضوعات ہیں۔ کتاب آنے کی دیر ہے احمد ستی کی غزلیں دل والوں اور منچلوں کی محفلوں میں زبان زدِ عام ہوں گی۔ ان شاء اللہ

ایک بڑی بات یہ ہے کہ غزل میں اکثر محبوب کی بے رُخی اور بے وفائی کے تذکرے عام ملتے ہیں احمد ستی کی غزل میں ایسی کوئی بات نہیں۔ احمد ستی کی شاعری پُر جوش، پُر امید اور ہمت والے لوگوں کے لئے ایک نیا پیغام ہے۔ احمد ستی کی شاعری میں محبوب کے دَر پر آلتی پالتی مار کے بیٹھ جانا یا اپنے محبوب کو دنیا میں رسوا کرنے کا عنصر بالکل نہیں پایا جاتا۔ یہی ایک سلجھے ہوئے شاعر کی نشانی ہے۔

زندگی کے متعلق احمد ستی نے اپنی شاعری میں ایک عمیق جائزے اور مشاہدے کے باعث ایک طویل غزل "کچی دیوار ہے زندگی اپنی" لکھی اس غزل میں زندگی کے بہت سے پہلوؤں کو آسان اور رواں الفاظ میں بیان کیا ہے۔

ماں اس کائنات میں خداوندِ بزرگ و برتر کا ایک حسین تحفہ ہے۔ اس حسین رشتے کے لئے جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔ احمد ستی صاحب کی شاعری میں ماں سے محبت کا والہانہ اظہار ملتا ہے۔ یقیناً ماں کے ساتھ حسنِ سلوک اور محبت نصیب والوں ہی کا مقدر ہوتا ہے۔

جیسے کہ یہ شعر ملاحظہ ہو۔

ے حصولِ جنت کا ایک یہ بھی انداز ہے

ماں کے قدموں تلے سر رکھ دو

دین اسلام سے محبت اور اپنے کشمیری بھائیوں کا غم احمد ستی کے دل میں بسا ہوا ہے۔

جیسے کہ یہ اشعار ملاحظہ ہوں۔

ے اسلام پر دِل نثار

جان بھی فدا ہے صاحب

تار تار ان دنوں

کشمیر کی ردا ہے صاحب

احمد ستی کی شاعری میں جذبات و احساسات کے اظہار کا ایک خاص معیار ہے جس سے باشعور قاری ضرور لطف اندوز ہوں گے۔ انھوں نے غیر ضروری اور عامیانہ انداز میں اپنا اور اپنی شاعری کا معیار کبھی بھی پست نہیں کیا۔

میں اپنے اِس عظیم دوست کو اِس لازوال کامیابی پر پُر خلوص مبارک باد اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ وہ وقت دور نہیں جب احمد ستی شاعری کی دنیا میں ایک قد آور شاعر کے روپ میں جانے اور مانے جائیں گے۔

محمد عمران انجم

اسلام آباد

حمد

ہر چیز پر ہے تیرا ہی سایہ اللہ اکبر اللہ اکبر
قدرت سے تیری ہر پھول مسکرایا اللہ اکبر اللہ اکبر

محبوب کو اپنے بھیج کے تُو نے اللہ اکبر اللہ اکبر
بھٹکے ہوؤں کو رستہ دکھایا اللہ اکبر اللہ اکبر

جو مٹھی میں بند تھا وہ تیرا ہی رنگ تھا
کنکر نے مٹھی میں کلمہ سُنایا اللہ اکبر اللہ اکبر

مولا تو جو بھی چاہے وہی ہو جائے
محبوب کو اپنے عرش پر بلایا اللہ اکبر اللہ اکبر

احمد کو اپنی ثناء کا سلیقہ عطا کیجئے
ذکر تیرا ہی میرا سرمایہ اللہ اکبر اللہ اکبر

@imrananjum145

نعت

نہیں چاند بھی نہیں تارا بھی نہیں ہے
میرے آقا سا کوئی پیارا بھی نہیں ہے

گنبدِ خضریٰ اللہ اللہ کیسا نظارہ
نظاروں میں ایسا کوئی نظارہ بھی نہیں ہے

بے سہاروں کے سہارا اِک نظر خدارا
آپؐ جیسا کوئی اور سہارا بھی نہیں ہے

آیئے میرے پیارے آقا خواب میں چلے آیئے
آپ کے بِنا آقا جی گزارا بھی نہیں ہے

چاند دو ٹکڑے ہوا آپ کے اشارے سے
آپ کے اشارے جیسا کوئی اشارہ بھی نہیں ہے

صدقے صدقے میں صدقے یا رسول اللہؐ
حلیمہ کے راج دُلارے جیسا کوئی راج دُلارا بھی نہیں ہے

@imrananjum145

وہ شخص مجھے پیارا ہے اُسے کہنا
وہی جینے کا سہارا ہے اُسے کہنا

سب لوگ پیارے ہیں مجھے لیکن
وہ سب سے پیارا ہے اُسے کہنا

رکھے ہیں سُرخ پھول ہم نے تیرے خط میں
یہ ایک اشارہ ہے اُسے کہنا

محبتیں، عداوتیں، شکایتیں اس کی
مجھے سب گوارا ہے اُسے کہنا

وہ دل مانگے یا مجھ سے جاں مانگے
کب کہا خسارہ ہے اُسے کہنا

کچا گھڑا ہے اور میں تھکا ہُوا
بڑی دور کنارا ہے اُسے کہنا

ہیں چاہنے والے اور بھی احمد ستی لیکن
یہ دل بس تمہارا ہے اُسے کہنا

@imrananjum145

آدھا پاگل کر ڈالا ہے آدھا پاگل کر ڈالو گی
ضد سے اپنی ضدی لڑکی پورا پاگل کر ڈالو گی

دل تو پاگل تھا ہی لیکن ہوش بچا کر رکھا تھا
اب دل پاگل آنکھ بھی پاگل سارا پاگل کر ڈالو گی

اس عشق سے پہچان بنے گی تیری اور میری بھی
مجنوں، پریمی، عاشق دیوانہ آوارہ پاگل کر ڈالو گی

صحرا میں مجھے پتھر لگیں گے یار تیری نادانی سے
پاگل بھی کہیں گے پاگل پاگل تم ایسا پاگل کر ڈالو گی

اپنی سوچ کا الجھنا سلجھنا ساجن ہاتھ میں تیرے ہے
پاگل کو تم ہوش میں لا کر دوبارہ پاگل کر ڈالو گی

پاگل سے پیار کریں پاگل کو سب اپنا کہیں گے
احمد دل کی دھڑکن ہو گا پیارا پاگل کر ڈالو گی

@imrananjum145

دل اُس سے ناراض نہیں ہے

اک لڑکا بھولا بھالا سا میرے گھر کے سامنے رہتا ہے
نخریلا سا شرمیلا سا مجھے جاناں جاناں کہتا ہے
باتوں میں اس کی شہد ملا خلوص کا دریا بہتا ہے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے

وہ تیکھا تیکھا دیکھے ہے وہ اپنا اپنا لاگے ہے
لاشعور پر وہ قابض ہے شعور اُس سے بھاگے ہے
دل اُس کی یاد میں تڑپے ہے آنکھ اس کی یاد میں جاگے ہے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے

وہ لمبو پتلا لمبا سا سوہنا سا من موہنا سا
دل اس بِن اُجڑا اُجڑا ہے آنگن سونا سونا سا
ہائے اللہ میں مر گئی مر گئی کر گیا جادو ٹونا سا
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے

دیکھ کر اُس کو ششدر رہوں کیا بتلاؤں کیسا ہے
گل جیؔ کا فن پارہ وہ خیالِ میرؔ جیسا ہے
کئی روپ ہیں اس شہزادے کے جیسا سوچوں ویسا ہے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے

انداز جو دیکھے ظالم کا وہ اس پر جان نثار کرے

@imrananjum145

ہر شخص اُس سے بات کرے ہر شخص اُس سے پیار کرے

میں بھی اُس کی دیوانی ہوں یہ دل کیوں نہ اقرار کرے

میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے

یوں تو اُس کی بستی کا ہر فرد ہی آنکھ کا تارا ہے

لیکن اُس کو بتلا دو وہ مجھ کو سب سے پیارا ہے

کاش کوئی اس کو سمجھادے بے رُخی بھی ایک اشارہ ہے

میں اس سے ناراض نہیں ہوں دل اس سے ناراض نہیں ہے

@imrananjum145

عشق ترانہ

ایک لڑکی بھولی بھالی سی میرے گھر کے سامنے رہتی ہے
نخریلی سی شرمیلی سی مجھے جانو جانو کہتی ہے
باتوں میں جس کی شہد ملی خلوص کی ندی سی بہتی ہے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے
وہ تیکھا تیکھا دیکھے ہے وہ اپنی اپنی لاگے ہے
لاشعور پر وہ قابض ہے، شعور اُس سے بھاگے ہے
دل اس کی یاد میں تڑپے ہے آنکھ اس کی یاد میں جاگے ہے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے
وہ چھنو پتلی لمبی سی سوہنی سی من موہنی سی
دل اُس بن اجڑا اجڑا ہے دنیا سونی سونی سی
لڑکی ضدی ضدی سی، لڑکی وہ باتونی سی
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے
دیکھ کر اس کو ششدر رہوں کیا بتلاؤں کیسی ہے
گل جی کا فن پارہ، وہ خیال میرؔ جیسی ہے
کئی روپ ہیں اس شہزادی کے جیسا سوچوں ویسی ہے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے

انداز جو دیکھے ظالم کا اُس پر جان نثار کرے

@imrananjum145

ہر شخص اُس سے بات کرے ہر شخص اس سے پیار کرے
میں بھی اس کا دیوانہ ہوں دل کیوں نہ اقرار کرے
میں اس سے ناراض ہوں لیکن دل اس سے ناراض نہیں ہے
یوں تو اس کی بستی کی ہر لڑکی راج دلاری ہے
لیکن اس کو بتلا دو وہ مجھ کو سب سے پیاری ہے
آنکھ میں اس کے سپنے ہیں اور دل میں بے قراری ہے
میں اس سے ناراض نہیں ہوں دل اس سے ناراض نہیں ہے

@imrananjum145

اُس چہرے کی پھول سے مماثلت ہم بتاتے ہیں
تتلیاں اُسے پسند کرتی ہیں بھنورے اُسے ستاتے ہیں

@imrananjum145

گلی میں بچوں سے میرا نام پوچھتے ہو خیر ہے نا
مجھے یوں لگتا ہے تم میرے بارے سوچتے ہو خیر ہے نا

اُف اتنے شعر اتنی غزلیں، اتنی نظمیں زبانی یاد
تم شاعر ہو، عاشق ہو یا پاگل کتنا بولتے ہو خیر ہے نا

میں کھلونا ہوں نہ تم اب بچے ہو صاحب
پاگل ہو کیا اتنا کیوں مچلتے ہو خیر ہے نا

اس عشق سے بچو عشق پاگل کر دیتا ہے دوست
سنا ہے درختوں پر مرا نام لکھتے ہو خیر ہے نا

کبھی شکوہ، کبھی پیار کبھی غصہ کبھی محبت
تُم ایک پل میں کتنے رنگ بدلتے ہو خیر ہے نا

تمہاری بات کے پیچھے جو بات ہے سمجھتے ہیں یار
تُم مجھے اتنا کیوں نادان سمجھتے ہو خیر ہے نا

پہلے بھی تُم مجھے دیکھتے تھے مگر احمدؔ
اب تم مجھے اتنا غور سے کیوں دیکھتے ہو خیر ہے نا

@imrananjum145

کوئی اچھوتا کام نہ کر دے
وہ لڑکی مجھے بدنام نہ کر دے

رقیبوں کی نظر میں ہوں
گزرتے ہوئے سلام نہ کر دے

یہ ڈر کیوں بس گیا دل میں
عشق میں ناکام نہ کر دے

اُس کی ملکیت میں ہوں
ڈر ہے نیلام نہ کر دے

وہ بات جو چھپانی ہے
وہی بات سرِ عام نہ کر دے

وہ زلف کھلی تو ڈر ہے
دن کو رات، صبح کو شام نہ کر دے

مسلسل روٹھی روٹھی سی لڑکی ضدی سی
احمدؔ وہ کہیں قصہ تمام نہ کر دے

@imrananjum145

ماں میرے زخموں پر دُعاؤں کا مرہم کردو

مجھے کل اینٹیں اُٹھانی ہیں بیلچہ چلانا ہے

@imrananjum145

چھوٹے موٹے اندیشے دل سے نکال دیتا ہوں
میں کبھی کبھی مشکل کو مشکل میں ڈال دیتا ہوں

کون کون میرا حصہ کھا گیا واعظ
تو جواب ڈھونڈ میں سوال دیتا ہوں

غریبو! آؤ مل کر شکاری شکار کر لیں
سب قدم بڑھاؤ میں جال دیتا ہوں

میں اک مزدور کا بیٹا مجھے حرام سے نفرت
وقت آیا جان دوں گا ابھی خیال دیتا ہوں

روکھی سوکھی کھا کر پانی پی لیتا ہوں دوست
ملے خیرات میں دانے چڑیوں کو ڈال دیتا ہوں

چوہا بل میں بیٹھ کر کرتا ہے شیر سی باتیں
اے امیرِ شہر تیری دھمکیاں ہوا میں اچھال دیتا ہوں

@imrananjum145

خون سے لکھا ہے

تیری سب نشانیاں مٹا دوں

تو نے لکھا ہے تجھے بھلا دوں

تیری تحریریں تیرے خط جلا دوں

وعدہ رہا جاناں

تصاویر جلا دوں گا

ہو سکا تو تجھے بھی بھلا دوں گا

مگر سُن لو۔۔۔

تمہارے خط جلا نہیں سکتا۔۔

میں خون کو آگ لگا نہیں سکتا۔۔

ہاں

آگ لگا نہیں سکتا۔

@imrananjum145

ہم جیسوں کو کب وہ پیار دیتا ہے
پھول مانگیں تو بدلے میں خار دیتا ہے

فقط نگاہوں کی بجلیاں گرائے تو کیا غم
وہ اداؤں کی بے پناہ مار دیتا ہے

ہم ہیں ہماری اس پر اِک نہیں چلتی
اور وہ نینوں کے تیر دل میں اُتار دیتا ہے

طفلِ مکتب ہے پھر بھی بد تمیز ہے یارو
وہ مجھے گالیاں سرِ بازار دیتا ہے

گر بھول کر جائیں اُس کی گلی میں احمدؔ
وہ جوش جنوں میں پتھر مار دیتا ہے

@imrananjum145

دل دریدہ پیرہن بوسیدہ آنکھیں اُداس
ماں تیرے لاڈلے کا کیا حال ہو گیا

@imrananjum145

میری سانسوں کو محسوس کرو میری آنکھوں کو تم پڑھا کرو
اک تاج محل ہے دنیا میں اک دل میں تم بھی کھڑا کرو

پھولوں کی قسم تم پھول سی ہو پھر میرے پھول سے نفرت کیوں
بھیجوں میں تجھے جب پھول کبھی اُسے جُوڑے میں اپنے جڑا کرو

میرے جذبوں کی تم قدر کرو سمجھو کھیل محبت کا
جب ایک قدم میں بڑھا کروں تب دو قدم تم بڑھا کرو

مان لیا بڑھتی ہے محبت روٹھنے سے من جانے سے
تم ضد پر بے شک اڑا کرو پر تھوڑی تھوڑی اڑا کرو

ہائے کمر کا بل کھانا تِرا اتھرانا تِرا شرمانا تِرا
نازک اداؤں والی سنو! یوں سیڑھیاں تم نہ چڑھا کرو

غالبؔ سا مجھ کو غم نہیں میرؔ سا مجھ میں دم کہاں
اصل حقیقت جاننی ہے تو غزلیں میرؔ کی پڑھا کرو

اصل محبت وہ ہوتی ہے جو نفرت کے بعد ہوتی ہے
ہار جاؤ گی ضدی لڑکی احمدؔ سے تم نہ لڑا کرو

@imrananjum145

میرا حق

انکل وزیراعظم
جو آپ کے بچے کھاتے ہیں
میں وہ نہیں مانگتی
مگر
مجھے بھی وہ کتاب پڑھنی ہے
جو
آپ کے بچے پڑھتے ہیں۔

@imrananjum145

کچی دیوار ہے زندگی اپنی
تھکا شکار ہے زندگی اپنی

میں شاعر زخمی زخمی سا
بڑی بے قرار ہے زندگی اپنی

سودا ہے مسلسل گھاٹے کا
کتنی نادار ہے زندگی اپنی

تلخیِ حیات توبہ توبہ
ننگی تلوار ہے زندگی اپنی

جس کے پھول بھی شعلے
ایسا گلزار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

چوٹ کھاتی ہے گنگناتی ہے
نغمہ نگار ہے زندگی اپنی

حسرتیں یہاں بین کرتی ہیں
اچھوتا مزار ہے زندگی اپنی

خیمے حوصلوں کے جل چکے
اُجڑا دیار ہے زندگی اپنی

کوہِ غم تلے مُسکراتی ہے
نرالا شہکار ہے زندگی اپنی

سُناتی ہے غم کی راگنی
ٹُوٹا ستار ہے زندگی اپنی

اولوں کی زد میں ہے
نخلِ پھلدار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

آہ بھروں تو اور بھڑکے
جلتا سگار ہے زندگی اپنی

حسین سزا بیچتے ہیں
خریدار ہے زندگی اپنی

پھول شبنم، کچی کلیاں سب گئے
لٹی بہار ہے زندگی اپنی

تو ازل سے میرا نہیں
تیری دعویدار ہے زندگی اپنی

تصور میں تو ہم نشیں ہے
کتنی مزے دار ہے زندگی اپنی

زیست ایک ناٹک ہے دوست
جھوٹا پیار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

ساتھ تیرے نہ چلنے سے
راہِ پُر خار ہے زندگی اپنی

سو چھید ہوئے جھولی میں
تار تار ہے زندگی اپنی

جو سرِ بازار گر گیا
وہ شہسوار ہے زندگی اپنی

کچا دھاگہ سانس کی ڈوری
ناپائیدار ہے زندگی اپنی

درد سہتی ہے شعر کہتی ہے
کتنی فنکار ہے زندگی اپنی

ساحل سے مہینوال نے صدا دی
دریا پار ہے زندگی اپنی

حسینوں کی سیر گاہ سی ہے

@imrananjum145

کُھلا بازار ہے زندگی اپنی

وادیِ عشق سے گزرے تھے
خار خار ہے زندگی اپنی

تہمتوں کی زَد میں ہے
ذلیل و خوار ہے زندگی اپنی

سر پھری سی لگتی ہے
بے تکی تکرار ہے زندگی اپنی

اُس نے بھیجے مجھے پیلے پھول
دوست شرمسار ہے زندگی اپنی

غم کی اندھی چٹانوں سے
بر سرِ پیکار ہے زندگی اپنی

ہے تو میری مگر جاناں
تیری طرفدار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

تنہا ہوں میں تنہا تھا
بڑی خُوددار ہے زندگی اپنی

میں شاعر اُلجھا اُلجھا سا
کتنی پُر اِسرار ہے زندگی اپنی

دانہ دانہ بکھر گئیں خوشیاں
ٹُوٹا ہار ہے زندگی اپنی

خدا جانے کِس سمت لے جائے
نابالغ سوار ہے زندگی اپنی

جب چوٹ لگی ساز چھِڑا
ابھی بیدار ہے زندگی اپنی

دُکھوں کی آنچ پر کُندن بنی
مانا لاچار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

نس نس میں زہر رواں ہے
جلتا چنار ہے زندگی اپنی

بیچ بھنور ہاتھ چھوڑا
بے وفا یار ہے زندگی اپنی

ولی کی چوکھٹ پہ بوسے دیئے
داتا دربار ہے زندگی اپنی

اپنوں کی عنایات نے لُوٹا
ہوئی اشکبار ہے زندگی اپنی

کسی کے رحم و کرم پر ہے
کتنی نادار ہے زندگی اپنی

بڑی بے آسرا سی ہے
سینہ فگار ہے زندگی اپنی

بھول آئی اسٹیشن جوانی کا

@imrananjum145

تیز رفتار ہے زندگی اپنی

دعاؤں کی محتاج ہے ماں جی
شبِ بیمار ہے زندگی اپنی

تو نہیں جو اس میں شامل
تو بے کار ہے زندگی اپنی

اداس سی غزلیں گنگناتی ہے
اچھوتا گلوگار ہے زندگی اپنی

وادی عشق کا شہزادہ ہوں
داغدار ہے زندگی اپنی

تجھ پر بار بار صدقے
بڑی جانثار ہے زندگی اپنی

خدایا سارے عالم کی خیر
سارا سنسار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

بات مختصر سی ہے احمد ستیؔ
کسی کی طلب گار ہے زندگی اپنی

@imrananjum145

بال کھلے تھے ہنستی لڑکی کے
دل یہ سمجھا شاید پری ہے کوئی

@imrananjum145

نظریہ

میں نظریہ ہوں۔۔۔
تُم غریبوں کے خون میں لتھڑے
اپنے
سونے چاندی کے تیروں سے
میرے خالق کو شہید کر سکتے ہو
مگر
مجھے نہیں
میں
تمہارے محلوں کو ہلا دوں گا۔
تمہاری آنکھیں نوچ لوں گا۔
تمہارے
پیٹ چاک کر دوں گا۔
میں
حق لوں گا
میں
یتیم بچوں کو بستہ
دوں گا

@imrananjum145

میں

حق داروں کو رستہ دوں گا

بوڑھی ماں کا علاج میں ہوں

مزدور کے سر کا تاج میں ہوں

میں

نہ ڈروں گا۔۔۔

نہ جھکوں گا۔۔۔

نہ بِکوں گا۔۔۔

میں

لڑوں گا۔۔۔

میں

لڑوں گا۔۔۔

میں

لڑوں گا۔۔۔

@imrananjum145

ظلم کی انتہا ہے صاحب
دنیا بے وفا ہے صاحب

اِس عشق نے ہم کو
کیا دیا ہے صاحب

پھر دِل نے چوٹ کھائی
پھر دِل جلا ہے صاحب

پیلے پھول نکلے خط سے
عجب حادثہ ہوا ہے صاحب

اک فاختہ زخمی زخمی سی
ایک کونج تنہا ہے صاحب

چڑیاں ہیں افسردہ سی
بوڑھا شجر گرا ہے صاحب

سہارے سارے ٹوٹے تو کیا
مالک اپنا خدا ہے صاحب

@imrananjum145

ہم جس پہ قربان ہوئے
صیاد کی صدا ہے صاحب

دیکھو بھلا دیا مجھ کو
کیسا راگ چلا ہے صاحب

کھا کر تیر مسکراتا ہوں
لبوں پر دُعا ہے صاحب

اسلام پر دِل نثار
جان بھی فدا ہے صاحب

تار تار ان دنوں
کشمیر کی ردا ہے صاحب

شاعری اپنی پہاڑی دریا
رنگ اپنا جدا ہے صاحب

@imrananjum145

حصولِ جنت کا ایک یہ بھی انداز ہے

ماں کے قدموں تلے سر رکھ دو

@imrananjum145

میں ہوں تو ہے اور اندھیری رات ہے
مبہم سی گفتگو ہے اور اندھیری رات ہے

اک چاند چھپ گیا بادل کی چادر اوڑھ کر
اک چاند روبرو ہے اور اندھیری رات ہے

رات کی رانی اور تجھ میں مماثلت سی کیوں ہے
ہر طرف خوشبو ہے اور اندھیری رات ہے

دشت ہے گھنا گھنا پاؤں میں چھالے بھی ہیں
کاروانِ تیز رو ہے اور اندھیری رات ہے

ہیں نظر کے سامنے خال و خد کی وُسعتیں
عجب سی مجھ کو جستجو ہے اور اندھیری رات ہے

چاہتوں کے قفس میں بند ہوں اے دوست
حصار تیرا چار سُو ہے اور اندھیری رات ہے

سفر زِیست کا آسان ہو گیا احمد ستی
ساتھ اک خوبرو ہے اور اندھیری رات ہے

@imrananjum145

آ ملیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
دے خود کو مجھے یا مجھے کنگال کر

سمجھ نہیں پایا میں تیری یہ خاموشیاں
جواب دے مجھے یا کوئی سوال کر

جو گیا سو گیا رہتے کا خیال رکھ
جانے والی چیز کا اتنا مت ملال کر

بِن مانگے دل دیا جان ہے ہتھیلی پر
میں نے کیا کمال تو بھی اب کمال کر

مجھے محبت پھول سے اور میرا پھول تُو
پھول کو پھول رکھ چہرہ مت لال کر

مانا گنہگار ہوں میں جرم محبت کا
دے ضرور تو سزا پر اتنا مت نڈھال کر

کاٹ دے ہر لفظ کو دل کی کتاب سے
محبت جیسا لفظ لکھ دل کو بے مثال کر

@imrananjum145

کم ظرف کو رہنما کیوں مانوں سُخن کا خدا کیوں سمجھوں
تو مجھے شاعر نہ مان میں تجھے سخن آشنا کیوں سمجھوں

@imrananjum145

خیال اور خواب ایک جیسے ہیں
تیرے میرے عذاب ایک جیسے ہیں

تو پتھر سا سخت میں بھی انا پرست
تو اور میں جناب ایک جیسے ہیں

ہے تذکرہ تمہارا یہ شاعری ہماری
تو اور میری کتاب ایک جیسے ہیں

ایک آنگن میں لگا ایک دل میں کھلا ہوا
وہ اور سُرخ گلاب ایک جیسے ہیں

اک سیخ پر بھنا اک سینے میں جلا ہوا
اپنا دل اور کباب ایک جیسے ہیں

میں حد سے بڑھا ہوا اور تو بپھرا ہوا
میرے سوال تیرے جواب ایک جیسے ہیں

بچا کر نہ پڑھا کر غزلیں، نظمیں
احمدؔ کی شاعری اور شراب ایک جیسے ہیں

@imrananjum145

زلف کوئی لہرائی ہمیں لگا کہ تم ہو
دھیرے دھیرے صبا آئی ہمیں لگا کہ تم ہو

بار بار چھیڑ تا تھا ایک بھنورا پھول کو
گفتگو پھول نے فرمائی ہمیں لگا کہ تم ہو

ہم زُلفِ خیالِ یار میں گم تھے
اچانک گھٹا چھائی ہمیں لگا کہ تم ہو

گلشن تھا، پھول تھا اک کلی بھی تھی
پھر کلی شرمائی ہمیں لگا کہ تم ہو

میں نے چُھوا اُسے اور تُو یاد آیا
چھوئی موئی مرجھائی ہمیں لگا کہ تم ہو

دل تجھے ڈھونڈنے کوہِ قاف تک گیا
اٹھکیلیاں کرتی پری آئی ہمیں لگا کہ تم ہو

@imrananjum145

ویرانے میں تیرے لہجے کی کھنک ساتھ تھی
غزل کوئل نے سنائی ہمیں لگا کہ تم ہو

حُسنِ یار کا چمن وہ اپنا پن یاد آیا
کوئی تتلی روبرو آئی ہمیں لگا کہ تم ہو

اجڑے دل کا قرار تم، میرے سارے اشعار تم
غزل احمدؔ نے سنائی ہمیں لگا کہ تم ہو

@imrananjum145

پاس رکھو مشورے اے سخن کے ناخداؤ
مجھے اپنے خیال میں ملاوٹ نہیں قبول

@imrananjum145

آدھی بات بتانا پڑ گئی
آدھی بات چھپانا پڑ گئی

خط تھے سارے جاں سے پیارے
آخر آگ لگانا پڑ گئی

آنکھیں بھی بند رکھنے کا وعدہ تھا
پھر موم بتی جلانا پڑ گئی

اُسے نظر بھی لگ سکتی تھی
جلدی نظر ہٹانا پڑ گئی

عشق تھا بھاری عشق اندھا تھا
عشق سے جان چھڑانا پڑ گئی

چاند بادلوں میں قید تھا
بکھری زلف سلجھانا پڑ گئی

بات تھی جس میں خال و خد کی
احمدؔ غزل وہی سنانا پڑ گئی

@imrananjum145

لگا کر آگ وہ مجھ کو تڑپتا چھوڑ دیتا ہے
پاگل ہے وہ میری چوڑیاں توڑ دیتا ہے

اُف خدایا یہ محبت میں دہشت گردی
ہاتھ ہاتھوں میں لے کر بازو مروڑ دیتا ہے

شاعر ہے بہانے باز بھی ہے تھوڑا تھوڑا
ہر روز کہانی کو اِک نیا موڑ دیتا ہے

زبان چلتی ہے اس کی ہاتھ چلتے ہیں پھر
معافیاں مانگ لیتا ہے ہاتھ جوڑ دیتا ہے

ریت پر بناتا ہے نقش وہ حُسنِ یار کے
ہوش میں جب آتا ہے توڑ پھوڑ دیتا ہے

گل بدن پری چہرہ نیلی نیلی آنکھیں ہیں
احمد سپنے وہ دِکھاتا ہے پیاسا چھوڑ دیتا ہے

@imrananjum145

انداز میر کہاں سے لاؤں

خدائے سخن نہیں احمد ستی ہوں میں

@imrananjum145

وہ چہرہ ہے مہتاب ہو جیسے
بے موسم کھلتا گلاب ہو جیسے

آساں نہیں وہ آنکھیں پڑھنا
الجبرا نما ریاضی کی کتاب ہو جیسے

میں اُس کی یوں زیارت کرتا ہوں
اُسے دیکھنا ثواب ہو جیسے

قیصر کہوں، موتیا یا یاسمین کہوں اُسے
وہ مکھڑا تو کھلتا گلاب ہو جیسے

وہ سکھیوں میں یوں منفرد ہے یارو
درمیاں تاروں کے مہتاب ہو جیسے

دل اُسے دیکھ کے یوں مچلتا ہے
تڑپتی ماہی بے آب ہو جیسے

ہر کوئی کھیلنا چاہے عشق کی بازی
وہ نازنیں عشق کا نصاب ہو جیسے

@imrananjum145

بڑھ سی گئی ہیں آنکھوں کی تجلیاں
آنکھوں میں کوئی حسین خواب ہو جیسے

پانا تو در کنار اُسے چھونا محال ہے
بیچ پانی کے آفتاب ہو جیسے

آگے نہیں بڑھنے دیتی زنجیرِ زُلف
یوں کھڑا ہوں کوئی خانہ خراب ہو جیسے

اُس بِن کٹ تو رہی ہے لیکن احمؔد
یوں لگتا ہے زندگی عذاب ہو جیسے

@imrananjum145

مجھ پر تنقید حسد ہے تیرا فتنہ ہے
آمید ان میں دیکھیں تو ہنر مند کتنا ہے

پڑھ کر چند دیوان نقاد نہ بن پیارے
ایوانِ سخن میں تِرا قد ماچس کی تیلی جتنا ہے

@imrananjum145

آدھی بات بتائی تھی میں نے
آدھی بات چھپائی تھی میں نے

چاند بادلوں کی اوٹ میں تھا
بکھری زلف سلجھائی تھی میں نے

لوگ اُس کا نام جان گئے
اپنی غزل سنائی تھی میں نے

دل چیخ اُٹھا، تڑپ اُٹھا تھا
خطوں کو آگ لگائی تھی میں نے

چرند پرند نے دعا دی مجھے
آگ جنگل سے بجھائی تھی میں نے

لب خاموش رہے آنکھیں بول پڑیں
اک تصویر بنائی تھی میں نے

میں اس کے گھر گیا تھا احمدؔ
اُسے چائے پلائی تھی میں نے

@imrananjum145

ہر موڑ پر اتنی دلدل کیوں ہے
زندگی اتنی مشکل کیوں ہے

جل کر سارا راکھ ہوا جو
اب اس گھر پر بادل کیوں ہے

وہ جس کے ہیں ہزاروں پاگل
وہ پاگل میری پاگل کیوں ہے

آنسو سارے روک رکھے ہیں
پھیلتا پھر بھی کاجل کیوں ہے

زندگی کبھی خوشی کبھی غم ہے پھر
دل بے چین ہر پل کیوں ہے

احمدؔ نظر نہ لگ جائے اُسے
وہ لڑکی اتنی چنچل کیوں ہے

@imrananjum145

پیار آج نہیں تو کل بھی ہو سکتا ہے
مسئلہ کشمیر حل بھی ہو سکتا ہے

کب کہا چاہے عمر بھر کے لیئے
یہ کام پل دو پل بھی ہو سکتا ہے

عشق بیچارا اندھا بہرہ
رستہ سارا دلدل بھی ہو سکتا ہے

یہ جو بادل سا ہے بادل بھی ہو سکتا ہے
اور اُس کی آنکھ کا کاجل بھی ہو سکتا ہے

دیکھ کر آپ کو کوئی شاعر بن سکتا ہے
آپ کو دیکھ کر کوئی پاگل بھی ہو سکتا ہے

احمدؔ اُس کی یاد بھلا دیتی ہے دنیا ساری
اس کی یاد سے شعر کوئی نازل بھی ہو سکتا ہے

@imrananjum145

زندگی گزاری ہے تبصرہ ممکن نہیں
جنگ اب بھی جاری ہے تبصرہ ممکن نہیں

سوال کا جواب دیا اُس نے ضرور
تھوڑی پردہ داری ہے تبصرہ ممکن نہیں

میں ثابت قدم رہا، وہ بھی ثابت قدم
یہ بازی کس نے ہاری ہے تبصرہ ممکن نہیں

عشق کے قابل وہ تھا نہ میں تھا
یہ پتھر کتنا بھاری ہے تبصرہ ممکن نہیں

وفا، ادا، حیا اور تھوڑا نخرہ
کتنا پیار، کتنی اداکاری ہے تبصرہ ممکن نہیں

جسم بکتے ہیں یہاں وفا بکتی ہے احمدؔ
یہاں ہر بات کاروباری ہے تبصرہ ممکن نہیں

@imrananjum145

اُجڑے اُجڑے سے کیوں ہیں شجر سوچا جائے
ہرے ہیں جو اُن پر بھی نہیں ثمر سوچا جائے

دل تو ٹوٹا ہی تھا مگر ذہن کو کیا ہوا
کٹ گئے کیوں سوچ کے بال و پر سوچا جائے

جانبِ منزل سیدھے ہی بڑھے تھے مگر
کیسے رائیگاں ہُوا سفر سوچا جائے

حوصلہ چٹان ہو تو بدل سکتی ہیں تقدیریں
کچھ بھی ناممکن نہیں اگر سوچا جائے

شبِ غم چاند بھی نہ اُترا میرے آنگن میں
اِس قدر خفا کیوں ہیں شمس و قمر سوچا جائے

اتنے دِلکش تو کبھی نہ تھے خدوخال اُس کے
کیوں ٹھہرنے لگی اُس چہرے پہ نظر سوچا جائے

شائد اُس سے بچھڑ کر بھی جی لیں احمدؔ
دل تو نہیں مانتا مگر سوچا جائے

@imrananjum145

اُلجھن دل کی بڑھ جاتی ہے
غزل سنانا پڑ جاتی ہے

روٹھی روٹھی ضدی لڑکی
اکثر ضد پر اَڑ جاتی ہے

میں حد سے بڑھ جاتا ہوں
وہ بھی حد سے بڑھ جاتی ہے

اُن آنکھوں سے پی لیتا ہوں
پیتے پیتے چڑھ جاتی ہے

زلف ہے اُن کی توبہ توبہ
ناگن بن کر لڑ جاتی ہے

احمدؔ جب بھی فون بجے تو
افراتفری پڑ جاتی ہے

@imrananjum145

ماں تیری دعاؤں سے پھل پڑا ہے

کھوٹا سکہ بھی چل پڑا ہے

@imrananjum145

خط

تو مجھے خط نہ لکھنا

میں آدھی نہیں

پوری

ملاقات کے انتظار

میں

ہوں۔

@imrananjum145

اُس گلی کی ہوا آئی بے درد
ساتھ اُس کی یاد کے پتھر لائی بے درد

بے سبب یاد نہیں آیا مہ خانہ
کالی زلفوں کی گھٹا ہے چھائی بے درد

ادھر بے گور و کفن لاش آرزوؤں کی
اس آنگن میں بج اٹھی شہنائی بے درد

میری دُعا پہ آمین کہو شبِ وصل آئے
مجھے تنگ کرتی ہے یہ تنہائی بے درد

احمدؔ جس کی گلی سے خونِ دل پہنچا گلی گلی
اُسے کوئی نہیں کہتا قاتل ہرجائی بے درد

@imrananjum145

اندھیری رات میں تارے گنتا رہتا ہوں

جو بچھڑ گئے وہ پیارے گنتا رہتا ہوں

Crazy Fans of Novels

@imrananjum145

غنیمت

کچھ نہ ہونے سے
کچھ نہ کچھ ہی بہتر ہے
میرے گھر کے سامنے ہے
اس کا
گھر
یہی غنیمت ہے۔

@imrananjum145

قلب و جگر جل جائے گر قلم رُک جائے
پھر نیند کسے آئے گر قلم رُک جائے

شعر کہتا ہوں تو زندہ ہوں احمدؔ
دماغ پھٹ جائے گر قلم رُک جائے

@imrananjum145

یقیناً وہ ہو گا میرے خد و خال سے واقف
مگر وہ کب ہے دل کے حال سے واقف

جواب کیا دیں گے بھری عدالت میں
جو ہم نہیں ہیں ان کے سوال سے واقف

کب معلوم تھا یوں جان لے لے گا
کم سن تھا نہ تھا عشق کے وبال سے واقف

میری داستانِ غم کا اک اک کردار بولے گا
وہ نہیں ہے میرے فنِ کمال سے واقف

بھنورا مانند پروانہ جل گیا لوگو
وہ نہ تھا تمازتِ حُسن و جمال سے واقف

وہ جو چڑھتی جوانی پہ نازاں ہیں بہت

@imrananjum145

لگتا ہے نہیں ہیں اندازِ زوال سے واقف

شوقِ قربت میں جل کر راکھ ہو گیا
پتنگا تھا نہ تھا حُسن کی چال سے واقف

درد کی جان عشق کی پہچان سی ہے
دیکھ لے جو نہیں احمدؔ کے حال سے واقف

@imrananjum145

تُو ہے پھول پنکھڑیاں ہیں لب تیرے

تتلیاں، بھنورے اور ہم سب تیرے

@imrananjum145

جب اُس کے انداز نرالے ہو گئے
ہم دیوانگی کے حوالے ہو گئے

اُن کی یاد میں جلتے جلتے
رنگت بدل گئی کالے ہو گئے

غم بھی کہاں کہاں سے امڈتے ہیں
آبدیدہ پاؤں کے چھالے ہو گئے

وہ آنکھیں جو کبھی جھیل نما تھیں
وہی اب زہر کے پیالے ہو گئے

احمدؔ داستان اب دم توڑے گی
ختم ان آنکھوں کے مقالے ہو گئے

@imrananjum145

خوش بختی

جان دے کر

راہِ حق میں۔۔۔

طلب گارِ جنت ہو۔

بجاتم حقدارِ جنت ہو۔

فانی کے بدلے غیر فانی کا سودا

خوش بختی ہے۔۔۔

@imrananjum145

چاندنی رات

آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

لگی آنکھ ایک ہی بات دیکھی تھی
سپنے میں محبوب کی ذات دیکھی تھی
کچھ رنجیدہ سی جانِ حیات دیکھی تھی

آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

چاند کو اتنا حُسن مالکِ دوجہاں دے گیا
مُرغ سمجھا سحر ہوئی اذاں دے گیا
کرشمہِ قدرت کی گواہی بے زبان دے گیا

آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

میں اٹھا پگلے مُرغ پر ہنسنے نکلا
گویا چاند کے جال میں پھنسنے نکلا
حُسنِ وادیِ چاند نگر میں دھنسنے نکلا

آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

چاند کو آئینہ دیکھا کر آتش فشاں دیکھا تھا

@imrananjum145

اور اُس شعلے سے نکلتا دھواں دیکھا تھا
رُخ بدل کر آئینے کا صنم کا مکاں دیکھا تھا
آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

ہر شے پہنے ہوئے تھی لباس چاندنی کا
شب بھر جوبن تھا خاص چاندنی کا
کر گیا تماشا یہ اُداس چاندنی کا
آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

ایسا عالم تھا تمناِ وصل شدید ہو گئی
احمد مریضِ عشق کو تکلیف مزید ہو گئی
سچ پُوچھیے کوئی لُٹ گیا کسی کی عید ہو گئی
آج گاؤں میں چودھویں کی رات تھی
دنیا پر گویا نُور کی برسات تھی

@imrananjum145

خونِ دل کی کچھ بوندیں درکار ہوتی ہیں
تب جا کر چند غزلیں تیار ہوتی ہیں

تلخیوں میں گھول کر دُکھوں کی آنچ پر رکھ دیں
تو ایسی تخلیقات بڑی مزے دار ہوتی ہیں

@imrananjum145

قبضہ

میں جب چھوٹا تھا تو
میں
نے دیکھا "ماں"
ہر بچے کی پلیٹ میں
برابر
بوٹیاں ڈالتی ہے
بلکہ
گن گن کر ڈالتی ہے
کہ
ناانصافی نہ ہو جائے
کہتے ہیں ریاست
ماں
ہوتی ہے
ٹھیک ہے مگر۔۔۔
سکول الگ الگ   ہسپتال الگ الگ
کتاب الگ الگ   نصاب الگ الگ
پانی الگ الگ   ہر کہانی الگ الگ
ریاست اگر ماں ہے

@imrananjum145

تو

کیسی ماں ہے۔۔۔۔؟

ایسا لگتا ہے اس

ماں

کے دل پر کسی

کا

قبضہ ہے

یا

ریاست

"ماں"

جیسی ہوتی ہے

"ماں"

نہیں ہوتی۔۔۔

@imrananjum145

نرم و نازک سا میرؔ کے خیال کی طرح تھا
اُلجھا اُلجھا ریاضی کے سوال کی طرح تھا

دل دریدہ پیرہن بوسیدہ آنکھیں اُداس
وہ شخص کسی غریب کے مال کی طرح تھا

پہلے اپنا بنا لیا پھر قیدی بنا لیا
وہ لہجہ قوسِ قزح جیسا جال کی طرح تھا

بھنورے سارے عاشق اُس کے تتلیوں کی پسند وہ
حُسنِ سادہ پھولوں بھرے تھال کی طرح تھا

سچا بچوں کی طرح شوخ چڑیوں کی طرح
تتلی کے رنگوں جیسا پری جمال کی طرح تھا

وہی انتظار وہی ہجر تڑپتا ہوا دل
پچھلا سال بھی پچھلے سال کی طرح تھا

احمدؔ آس عشق کے انداز نرالے دیکھے
عشق اندھا، عشق بہرہ عشق وبال کی طرح تھا

@imrananjum145

تلخ یادوں کا بلوہ ہے، غم کے طوفانوں کا حملہ ہے

ماں آپ کی دُعا ہو تو سب سے جیت جاؤں گا

@imrananjum145

سوچتی ہوں

بچھڑ کر مجھ سے کدھر گیا ہو گا
وہ پھول تھا پتی پتی بکھر گیا ہو گا

خود سے بھی جو شخص اجنبی تھا
وہی میری جان میری زندگی تھا
سہارا تھا، پیارا سا شانِ دوستی تھا
انداز بانکا بانکا وہ سامانِ خوشی تھا

قیاس اچھا ہے گھر گیا ہو گا
پا کر سایہ زُلف سنور گیا ہو گا

غموں سے نڈھال بے حال سا
ٹیڑھا میڑھا سنوکر کی چال سا
اچھوتا اچھوتا باکمال سا
میر تقی میرؔ کے خیال سا

اُجڑا اُجڑا جدھر جدھر گیا ہو گا
الزام سارا میرے سر گیا ہو گا

آنکھوں میں اُس کی رتجگا ہو گا
وہ ہر کسی کو اپنا اپنا سا لگا ہو گا
سوچتی ہوں سو رہا ہو گا
یا کسی زُلف میں سجا ہو گا

@imrananjum145

زخم کلیجے کا بھر گیا ہو گا
وہ صلیبِ غم سے اُتر گیا ہو گا

وہ جو سراپاءِ محبت ہے
محبت ہی اُس کی طاقت ہے
اک فقیر میری چاہت ہے
دیوانی جس کی خلقت ہے

تلاشِ محبت میں در در گیا ہو گا
دیکھ کر اُسے ہر کوئی مکر گیا ہو گا

کھو کر اُسے اُداس بہت ہوں
دور رہ کر بھی اُس کے پاس بہت ہوں
احمد آستی کی طرح حساس بہت ہوں
مانندِ شاعر غم شناس بہت ہوں

ڈھونڈنے اِدھر کبھی اُدھر گیا ہو گا
اُف! کہیں نہ پا کے مر گیا ہو گا

@imrananjum145

چلتے رہنا تو زندگی کی شرط ہے مگر
اے کارواں ٹھہر تلوؤں کے کانٹے چُن لوں

@imrananjum145

میڈم (حبیب جالب کی ایک نظم اک نہتی لڑکی سے ماخوذ)

اسکول کی الماری میں دو چوہے رہتے ہیں
چوہے اپنے آپ کو ببر شیر کہتے ہیں!

چوہے دُم ہلاتے ہیں
میڈم کو ڈراتے ہیں

میڈم چیختی جاتی ہے
بچوں کو بلاتی ہے

بچے دوڑے آتے ہیں
ڈنڈے سوٹے لاتے ہیں

بچے ہنستے رہتے ہیں میڈم روتی ہے
بچے آگے آگے ہیں میڈم پیچھے ہوتی ہے

سب مل کر زور لگاتے ہیں
چوہے پھر بھی بھاگ جاتے ہیں
بندوقوں والے ڈرتے تھے اک نہتی لڑکی سے
میڈم ہماری ڈرتی ہیں چھوٹے چھوٹے چوہوں سے

@imrananjum145

محبت میں تیرے در تک آ گئے ہیں
بے گھر تھے اپنے گھر تک آ گئے ہیں

وہ ہمارے پیار کو کمزوری سمجھتا تھا
ہوا مقابلہ ہم اُس کے سر تک آ گئے ہیں

حُسن جس میں ہے وہ میری نظر میں ہے
پھول سے ہم تتلی کے پر تک آ گئے ہیں

محبت اور نفرت کا فرق کتنا گہرا ہے
اب وہ شرارت سے شر تک آ گئے ہیں

میں مہینوال نہیں جو کھڑا دیکھتا رہتا
ٹوٹا ہے گھڑا تو بھنور تک آ گئے ہیں

لگتا ہے احمدؔ سب راز کھولیں گے
یہ آنسو جو چشمِ تر تک آ گئے ہیں

@imrananjum145

جو اُن سے ہوئیں باتیں کیا پوچھتے ہو
وہ خلوت میں ملاقاتیں کیا پوچھتے ہو

سر گود میں تھا زلفوں کا سایہ بھی تھا
یوں بھی گزری ہیں راتیں کیا پوچھتے ہو

خطوط اُن کے بھی ناول نما تھے مگر
ہم نے جو ختم کیں دواتیں کیا پوچھتے ہو

ہم ہی تھے جو بچ کر نکلے ہیں یارو
پہلو میں پگھلتی تھیں دھاتیں کیا پوچھتے ہو

وہ احمدؔ سے ملنے آتے تھے روزانہ
گواہ ہیں تاروں کی باراتیں کیا پوچھتے ہو

@imrananjum145

اس قدر عزت ہے دل میں مدِ مقابل شخص کی
ہارنا چاہتا ہوں میں جیت جاؤں تو مر جاؤں

@imrananjum145

ہم نے یہ گناہ بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی
عشق اس کے سوا بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

اُن دنوں حوصلے پر مجھے مان بہت تھا
اُسے خود سے جدا بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

ایک راجا جو عشق میں پاگل تھا اُس نے
ایک رانی کے دل میں زلزلہ بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

محبت میں پیار و یار میں اپنا حق سمجھتا تھا
اُف یہ حق ادا بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

وہ ایک پھول جو اُگا تھا دل کے آنگن میں
کئی بار اُسے خفا بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

دل چاہتا تھا بالوں میں مٹی ڈالوں رقص کروں
یوں خود کو تباہ بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

احمدؔ وہ کہتا تھا مجھے رب سے بھی مت مانگو
ہم نے وعدہ وفا بھی کیا تھا پھر توبہ کی تھی

@imrananjum145

سنا ہے سانپ کو چڑیوں نے کھالیا
سنو! میں تمھیں کھانے لگی ہوں آج

@imrananjum145

بے وفا پنگا نہ لینا اس دل دریدہ شخص سے

احمدؔ پیار کا کھلاڑی ہے ہار جاؤ گی

@imrananjum145

شکایت

منّی کے پاپا کی تنخواہ دس لاکھ ہے

اور

میرے بابا کی سات ہزار

میں

اللہ میاں کو بتاؤں گی

اِس

دنیا میں کالا قانون ہے

@imrananjum145

جذبہ

محترم
حکمرانو! ہمارے ملک کو
ڈیموں
کی سخت ضرورت ہے
اِس
کام میں اگر میرا
گھر
مسمار
ہوتا ہے تو
بڑے
مقصد کے لئے چھوٹی
قربانی
حاضر ہے۔

@imrananjum145

پانامہ

اناج کے ڈھیر لگے ہوں گے
بچے بھوک سے مرتے ہوں گے
ادویات سے گودام بھرے ہوں گے
مریض بیچارے تڑپتے ہوں گے
پیسے پانامہ میں پڑے ہوں گے
اور قیامت کا دن آجائے گا

@imrananjum145

معرکہ

دنیا
میں جب غریب کی
غیرت
جاگ جائے گی
تو
ایک جنگ ہو گی
ٹھیک ٹھاک تگڑی
جنگ
پھر
ہر ایک کو اپنا
حق
ملے گا۔

@imrananjum145

برما

آج

کا اخبار

دیکھ کر

تین سال کے بچے نے کہا

بابا

برما کے لوگ بھوکے ننگے ہیں

ان کو

گھر لے آؤ

ہم روٹی اور کپڑے دیں گے

اینگ سان سوچی

سنو

امن کے نوبل انعام کی

حقدار

تُم ہو۔۔۔؟؟

یا تین سال کا بچہ۔۔۔

@imrananjum145

بیٹی

اے اللہ

بیٹیاں تو رحمت ہیں

بیٹیاں

تو دیا کر

پر

بیٹیاں جو دیتا ہے تو

چوڑیاں

بھی دیا کر۔۔۔

@imrananjum145

ڈائری

میری آنکھوں میں تو ہے

میرے دل میں سانسوں میں تو ہے

میرے شعور میں لاشعور میں تو ہے

آنکھوں کا نور دل کا سرور تو ہے

میری سوچ

کے ہر زاویے میں تو ہی تو ہے

مگر

میری نصیب کی ڈائری میں

تو

نہیں۔۔۔

@imrananjum145

وچھوڑے میں بھی حاصل مزہ اک خاص رہتا ہے
تم نہیں ہوتے تو تمہارا خیال میرے پاس رہتا ہے

دل قفس کے دیوار و در سے مانوس نہیں ہوتا
مانندِ پنچھی ہر دم اُداس رہتا ہے

ہم لُٹ گئے راہِ محبت میں اے دوست
ملے دولتِ عشق تو کب کچھ پاس رہتا ہے

جی نہیں لگتا گلوں میں نہ بہلتا ہے بہاروں سے
میں شاعر ہوں مجھے موسمِ خزاں راس رہتا ہے

اُسے اور مجھے کچھ اور بتا دیتا ہے
ہمارے درمیاں حائل اک دست شناس رہتا ہے

حلق سلگتا ہے میرا قلب و جگر جلتا ہے
خیال اُس کا مجھے مانندِ پیاس رہتا ہے

دل کبھی بے خیالی میں پکارے ہے جاناں جاناں
کبھی نا سمجھ فکرِ فردا میں اداس رہتا ہے

@imrananjum145

جب کبھی زخم گہرے لگتے ہیں تو شعر لکھتے ہیں
عشق پر پہرے لگتے ہیں تو شعر لکھتے ہیں

بہار آئی تو ہوئے سب زخم ہرے
موسم سنہرے لگتے ہیں تو شعر لکھتے ہیں

@imrananjum145

رات ہے اندھیری زلف سی اور میں جنگل میں ہوں
ماں میری پیاری ماں میں بڑی مشکل میں ہوں

ہر جگہ نالے مِرے، صدائیں میری گونجیں گی
سخن ورو میرؔ کے گلستان کی لاڈلی بلبل میں ہوں

@imrananjum145

غمِ جاناں غمِ ہجراں میں روتا ہوں روزانہ
اُس کی سب تحریریں پڑھ کر سوتا ہوں روزانہ

مٹا نہ سکا دل سے تیری یادوں کے نقوش
آنسوؤں سے زخمِ دل دھوتا ہوں روزانہ

شبِ غم سپنوں میں ہوتا ہے دیدار اُس کا
گویا روز اجڑتا ہوں اُسے پاتا ہوں روزانہ

صیاد بتا کیوں پھولوں پر میرا حق نہیں
میں جو فصلِ گل بوتا ہوں روزانہ

احمد ستی اُس گلی کا ذرہ بھی آفتاب لگتا ہے
جس گلی میں رسوا ہوتا ہوں روزانہ

@imrananjum145

بیتے دنوں کوئی سینے سے لگایا کرتا تھا
وہ میرے آرام کی خاطر زلفیں بچھایا کرتا تھا

اُٹھ گئے سارے نقاب نہ رہا کوئی بھی حجاب
مگر وہ مانندِ عروسِ شب تھوڑا شرمایا کرتا تھا

وہ خفا نہ تھا مگر مجھ سے ملتے ہی نظر
گلابی سا پری چہرہ آنچل میں چھپایا کرتا تھا

چھپ کر رضائی میں گرتے پتوں کی شہنائی میں
کچھ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کچھ مجھ کو سنایا کرتا تھا

وہ میرا دلدار تھا اُسے بھی مجھ سے پیار تھا
پھر بھی وہ شوخ مجھے کبھی کبھی تڑپایا کرتا تھا

میں روپ دھار کے نجومی کا ہاتھ پکڑ کے مومی کا
سچ کچھ بھی نہیں سب جھوٹ بتایا کرتا تھا

پھر آیا ایسا زوال احمد کیا بتائیں اپنا حال
بچھڑ گیا وہ سدا کے لئے جو دل بہلایا کرتا تھا

@imrananjum145

تحفتاً جو کسی نے ہم کو دیئے آنسو
وہی زیست کے صحرا میں ہم نے پئیے آنسو

ناصح! کیا جُرم ہے اگر ہم نے
اُن کے گالوں سے بڑھ کر چوم لئے آنسو

جلتے دل کی تپش آنکھ سہے کب تک
اور آب نما ہے کس طرح جئے آنسو

اُن کی آنکھوں کا پانی ہُوا لال سرخ
کچھ جو اپنے بھی ہم نے ملا دیئے آنسو

پھر کسی سے دیکھی نہ گئی دریا کی طغیانی
احمدؔ جب کبھی ہم نے یکجا کئے آنسو

@imrananjum145

مجھ سے میرے بارے سوال کرتا تھا
بیتے دِنوں کوئی میرا کتنا خیال کرتا تھا

میں کانپ جاتا تھا اندازِ بیاں پر اکثر
اس طرح وہ تذکرہِ ہجر و وصال کرتا تھا

تن بدن میں بس گئیں وہ بیتی باتیں
جو جو باتیں وہ خوش خیال کرتا تھا

بظاہر مسکراتا ضوفشاں چہرہ
درد اس کی آنکھوں میں دھمال کرتا تھا

میں بھی آزماتا تھا پیمانہِ وفا اس کا
اور وہ بھی دبے لفظوں سوال کرتا تھا

آج بچھڑا ہے تو آنکھ تک نہیں چھلکی
وہ جس کا خوفِ ہجر کبھی نڈھال کرتا تھا

احمدؔ جی بھر کے ناز اٹھائے میں نے
بڑے ناز نخرے وہ پری جمال کرتا تھا

@imrananjum145

وہ جسے حوصلے پر مان بہت تھا
بچھڑنے لگا تو پریشان بہت تھا

اُس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا مجھے
دل میں غم کا طوفان بہت تھا

خدا جانے کیوں گیا کیسے چھوڑ گیا
ویسے وہ میرا قدر دان بہت تھا

تھک گیا دشتِ وفا میں چلتے چلتے
عشق کی راہوں سے وہ انجان بہت تھا

آنکھیں، رُخسار شربتی سے لب اُس کے
اس کے پاس میرے جینے کا سامان بہت تھا

رسوا تو زمانے میں، میں تنہا ہوا اگر
سچ تو یہ ہے وہ بھی شیطان بہت تھا

جان بلب ہوں تو سرہانے کھڑا ہے

@imrananjum145

ایک شخص جو مجھ سے بدگمان بہت تھا

اِک اِک کر کے سب بچے چھوڑ گئے اُسے
وہ پاکستانی تھا اُس کے لئے پاکستان بہت تھا

احمدؔ خاک سیکھیں گے تیرے شعروں سے یہ پری جمال
یہ سخن شناس ہوتے تو غالب کا دِیوان بہت تھا

Crazy Fans of Novels
کریزی فینز آف ناولز

@imrananjum145

میرے گُل بدن کی بڑی نشانی لوگو
چڑھتا دریا ہے اس کی جوانی لوگو

جو بھی اترا ڈوب گیا ان میں
آنکھیں اُس کی ہیں بڑی مستانی لوگو

دل دے اور جان لے لے وہ
دل کے بدلے دل رسم پرانی لوگو

کچھ اس کے انداز منفرد سے تھے
کچھ ہم سے بھی ہوئی نادانی لوگو

مت چھیڑیو ذکر اُس حُسن یاسمیں کا
وہ تھی ایک بات ہوئی پرانی لوگو

تو مجھے پہچان لے گا میری شاعری تو پڑھ
کانٹوں پر پڑی چادر ہے زندگانی لوگو

@imrananjum145

خراب حالوں میں ہوتا ہے شمار جس کا
دنیا اسی کے فن کی ہے دیوانی لوگو

ادائیں اس کی کتنی ملتی ہیں ناگن سے
اُس زلف کا ڈسا نہیں مانگتا پانی لوگو

وہ پھر کبھی نہیں رہتا متلاشی دنیا کا
جو سوچے سکندر کی بے سروسامانی لوگو

غزل کہنا آسان نہیں اے دوست
احمدؔ اک بات بتائی اک چھپائی لوگو

@imrananjum145

آندھی کی طرح تھا، تھا میں طوفان کی طرح
اچانک گِر گیا ہوں کچے مکان کی طرح

حادثوں پر حادثے کچھ اس طرح سے ہوئے
میں اُجڑ گیا ہوں سیلاب زَدگان کی طرح

عجب معاملہ ہے جو دُشمنِ جاں ہے وہی لوگو
اب مجھے لگتا ہے اپنی جان کی طرح

مانا خیر نہیں مگر انداز پر قربان
وہ ملا ہے مجھ سے کسی مہربان کی طرح

یہ دُکھ درد میری تراش خراش ہیں دوست
میں نِکھرتا جا رہا ہوں گلدان کی طرح

ناصرؔ جیسا مصرعہ ہو تو ساغر جیسی ہر غزل
دِیوان اپنا بھی ہو غالب کے دِیوان کی طرح

غیرت میں یکتا تو طاقت میں مثال ہو جاؤں
خدایا بنا دے تو مجھ کو بھی پاکستان کی طرح

@imrananjum145

کاش اتنا تو معتبر ہو جاؤں میں گھر میں
خیال میرا بھی سب رکھیں سامان کی طرح

دل جب سے آیا ہے اس زلف کے خم میں
پوری دنیا مجھے لگتی ہے زندان کی طرح

سُکھ چَین قلب و جگر سب وار دیئے
اب منظرِ باطن ہے عیدِ قُربان کی طرح

اُسی کے قبضے میں ہیں دل کی سبھی سرحدیں
دِل پر جما بیٹھا ہے سنگ دِل سلطان کی طرح

بظاہر سنجیدہ ہوں مگر دور جوانی ہے کیا کروں
خواہشیں اٹھکیلیاں کرتی ہیں میرے اندر شیطان کی طرح

@imrananjum145